Assignment # 02.

اسلامیات۔

By; Aliya Aziz, Online batch 81.

Date: ______ Day: ______

⇐ عصر حاضر میں اُمت مسلمہ کے مسائل اور اسلامی تعلیمات کی روشنی میں اُنکا حل:-

start with the summary of the answer as introduction.

اگرچہ اُمت مسلمہ کبھی عدل، علم اور قیادت کی علامت تھی، لیکن آج وہ اندرونی اختلافات، سیاسی غلامی اور فکری انتشار کا شکار ہے۔ یہ زوال محض اتفاق نہیں بلکہ اِس دین کا اصل سے دُوری کا نتیجہ ہے۔ جو دنیا و آخرت دونوں کی فلاح کا ضامن ہے۔ عصر حاضر میں اُمت مسلمہ کو درپیش مسائل کے اسباب کو سمجھ کر اسلامی تعلیمات کی روشنی میں اُنکا حل تلاش کرنا وقت کی اہم ضرورت ہے۔ یہی وہ بنیاد ہے جس پر ہم اس سوال کا جائزہ لیں گے اور مختلف سیاسی، معاشی، فکری اور تعلیمی پہلوؤں کا احاطہ کریں گے

○ **قرآن کریم میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:**

اللہ کسی قوم کی حالت نہیں بدلتا جب تک وہ خود اپنی حالت نہ بدلے۔ (الرعد: 11)۔

یہ آیت نہ صرف اُمت کی زبوں حالی کی اصل وجہ بیان کرتی ہے بلکہ اس کا حل بھی واضح کرتی ہے۔

try to add the arabic of quranic ayats. also, use marker for references.

Scanned with CamScanner

attempt by giving headings and subheadings.

Date:______ Day:______

اُمتِ مسلمہ کے مسائل کا اگر جائزہ لیا جائے تو یہ صرف ایک میدان تک محدود نہیں، بلکہ مختلف پہلوؤں میں تقسیم ہے۔

سیاسی میدان میں مُسلم دنیا استعماری سازشوں اور نااہل قیادت کا شکار ہے۔ خلافتِ عثمانیہ کے زوال کے بعد مُسلم ممالک قومی ریاستوں میں تقسیم ہو گئے، جن میں اکثر مغربی طاقتوں کے زیرِ اثر بنائے گئے نظام رائج ہیں۔ آج بھی اسلامی دنیا میں عوام کی خواہشات کے برعکس ایسے حکمران برسرِ اقتدار ہیں جو مغرب کے مفادات کو مقدم رکھتے ہیں۔

٥ **نبی کریم (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا:**

"تم میں سے ہر ایک ذمہ دار ہے اور ہر ایک سے اُسکی رعایا کے بارے میں پوچھا جائے گا۔"
(بخاری)

یہ حدیث اسلامی ریاست کے قیادت و جواب دہی کے اصولوں کو واضح کرتی ہے، جو آج مُسلم دنیا میں ناپید ہے۔

معاشی اعتبار سے بھی اُمتِ مسلمہ بحران کا شکار ہے۔ قدرتی وسائل سے مالا مال ہونے کے باوجود مسلمان ممالک غربت،

Date:________ Day:________

بیروزگاری، قرضوں اور کرپشن کی دلدل میں پھنسے ہوئے ہیں۔ سودی نظام معیشت، غیر منصفانہ ٹیکس اور دولت کی غیر مساوی تقسیم نے مسلم معاشروں کو عدم استحکام سے دوچار کیا ہے۔

اسلامی معیشت کا اصول تھا کہ دولت چند ہاتھوں میں محدود نہ رہے، جیسا کہ قرآن میں ہے:

۵ "یعنی دولت صرف امیروں کے درمیان ہی گردش نہ کرے۔" (الحشر: ٦)

تعلیم کے میدان میں بھی مسلمان دنیا پسماندہ ہے۔ تعلیم کے معیار، تحقیق کی سہولیات اور سائنسی ترقی میں مسلم دنیا کا کردار نہایت کمزور ہے۔ حالانکہ اسلام کی پہلی وحی ہی تعلیم سے متعلق تھی۔

۵ "اور اپنے پروردگار کے نام سے پڑھیے۔"

مگر موجودہ دور میں مسلمان تعلیم کے میدان میں دوسری اقوام سے کوسوں دُور ہیں۔ تعلیم کے بغیر ترقی کا خواب محض سراب ہے۔

فکری و تہذیبی میدان میں مغربی استعمار نے اُمت مسلمہ کو سب سے زیادہ نقصان پہنچایا ہے۔

improve the structure, use headings.

Date:________ Day:________

میڈیا، نصاب تعلیم، فیشن اور ثقافت کے ذریعے مسلمانوں کو اُنکی دینی شناخت سے دُور کیا جا رہا ہے۔

آج مسلم نوجوان مغرب کی چمک دمک میں کھو چکا ہے۔ اور اپنی دینی اقدار اور اسلامی ثقافت کو فراموش کر بیٹھا ہے۔

علامہ اقبال نے بجا فرمایا تھا:

"تمہاری تہذیب اپنے خنجر سے آپ ہی خودکشی کرے گی،
جو شاخِ نازک پہ آشیاں بنے گا، ناپائیدار ہو گا۔"

اسلامی ممالک کے باہمی اختلافات، فرقہ واریت اور مسلکی تعصب نے اُمت کو انتشار کا شکار کر دیا ہے۔ شیعہ و سُنی، دیوبندی و بریلوی اور عرب و عجم جیسے اختلافات نے ہمیں دشمنوں کے لیئے آسان ہدف بنا دیا ہے۔

قرآن مجید میں ارشاد ہے!

"یہ تمہاری اُمت ایک ہی اُمت ہے۔"

نبی اکرمؐ نے خطبہ حجۃ الوداع میں فرمایا:

"کسی عربی کو عجمی پر اور کسی عجمی کو عربی پر، کسی گورے کو کالے پر اور کسی کالے کو گورے پر کوئی فضیلت نہیں، فضیلت صرف تقویٰ کی بنیاد پر ہے۔"

مختلف اسلامی آرگنائزیشنز جیسے OIC دنیا میں مسلمانوں کے حقوق کی علمبردار، مگر فلسطین اور کشمیر میں مسلمانوں پر ہونے والے مظالم کو رکوا نہیں سکیں۔

حضورِ اکرم ﷺ نے فرمایا!

"مسلمان، مسلمان کا بھائی ہے"

آج اگر فلسطین، شام یا کشمیر پر مظالم ڈھائے جا رہے ہیں۔ تو اُس پر مسلم اُمت کی خاموشی ناقابلِ قبول ہے۔ تمام مسلمان جسدِ واحد کی طرح ہیں، جس کے ایک حصّے کو تکلیف پہنچے تو سارا جسم درد میں مبتلا ہوتا ہے۔

اب وقت ہے کہ تمام مسلمان یکجا ہوں اور ایک دوسرے کا بازو بنیں۔ اس کے لئے سب سے پہلے رجوع الی القرآن و السنت ہے۔ مسلمانوں کی کسمپرسی کی سب سے بڑی وجہ دین سے دُوری ہے۔ جب تک مسلمان اپنی فکری، روحانی اور عملی زندگی میں قرآن و سُنت کو مرکز نہیں بنائیں گے کامیابی ممکن نہیں۔

دوسرا حل اتحاد بین المسلمین ہے۔ ہمیں فرقہ واریت اور تعصبات سے نکل کر

Date: Day:

صرف "اُمتِ واحدہ" کے تصور پر عمل کرنا ہوگا۔

تیسرا حل دیانت دار قیادت کا انتخاب ہے۔ جو صرف عوام کے مسائل کے حل، عدل و انصاف کے قیام اور اسلامی اقدار کی ترویج کو ترجیح دے۔ اسلامی تعلیمات کے مطابق ایک اور اہم حل سودی نظام کا خاتمہ اور اسلامی مالیاتی نظام کا قیام ہے، جو عدل، خیرات اور زکوٰۃ جیسے اصولوں پر قائم ہو۔ ہمیں چاہیے کہ ہم تعلیم، تحقیق اور انفرادی و اجتماعی اصلاح کو اپنے معاشروں کا بنیادی ستون بنائیں۔

مسلم نوجوانوں کو چاہیے وہ صرف مغرب کی نقالی نہ کریں بلکہ اسلامی اقدار کو ترجیح دیں۔

آخر میں کہا جا سکتا ہے کہ اُمتِ مسلم کے مسائل کی فہرست طویل ضرور ہے، مگر اُنکا حل بھی اسی دینِ اسلام میں موجود ہے۔ جس نے عرب کے بادیہ نشینوں کو دنیا کا امام بنا دیا تھا۔ آج بھی اگر ہم صدقِ دل سے اسلامی تعلیمات پر عمل کریں تو ایک اُمت بن کر دشمنانِ اسلام کا مقابلہ کر سکتے ہیں۔ اور وہ وقت دور نہیں جب اُمتِ مسلم دوبارہ اپنا کھویا ہوا مقام حاصل کر سکتی ہے۔

07

add more arguments.

a 20 marks answer should have around 15 arguments and be on 7-9 pages.

improve the references, structure and the paper presentation part.

Scanned with CamScanner